

## اہل ایمان اور فرشتے

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

یہ ایک حقیقت ہے کہ اہل ایمان کی مدد کے لیے فرشتے نازل ہوتے ہیں ان کے لیے دعائے رحمت و مغفرت کرتے ہیں مدح و ثنا کرتے ہیں اور ان پر سلام بھیجتے ہیں۔ قرآن میں اس کا ذکر آیا ہے۔ ہم یہ مقامات پیش کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا  
وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۝ نَحْنُ أَوْلَىٰ بِكُومِ فِي  
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْأُخْرَةِ ۚ (حم السجدة ۴۱: ۳۰-۳۱) جن لوگوں نے کہا کہ  
اللہ ہمارا رب ہے اور پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے یقیناً ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں  
اور ان سے کہتے ہیں کہ ”نہ ڈرو نہ غم کرو اور خوش ہو جاؤ اُس جنت کی بشارت سے جس  
کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ ہم اس دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور  
آخرت میں بھی۔“

فرشتوں کا یہ نزول ضروری نہیں ہے کہ کسی محسوس صورت میں ہو اور اہل ایمان انہیں  
آنکھوں سے دیکھیں یا ان کی آواز کانوں سے سنیں۔ اگرچہ اللہ جل شانہ جس کے لیے چاہے  
فرشتوں کو علانیہ بھی بھیج دیتا ہے، لیکن بالعموم اہل ایمان پر خصوصاً سخت وقتوں میں جب کہ دشمنانِ حق  
کے ہاتھوں وہ بہت تنگ ہو رہے ہوں ان کا نزول غیر محسوس طریقے سے ہوتا ہے اور ان کی باتیں  
کان کے پردوں سے نکلنے کے بجائے دل کی گہرائیوں میں سکینت و اطمینان قلب بن کر اترتی

ہیں۔ بعض مفسرین نے فرشتوں کے اس نزول کو موت کے وقت یا قبزہ یا میدان حشر کے لیے مخصوص سمجھا ہے۔ لیکن اگر ان حالات پر غور کیا جائے جن میں یہ آیات نازل ہوئی ہیں تو اس میں کچھ شک نہیں رہتا کہ یہاں اس معاملے کو بیان کرنے کا اصل مقصد اس زندگی میں دین حق کی سر بلندی کے لیے جانیں لڑانے والوں پر فرشتوں کے نزول کا ذکر کرنا ہے تاکہ انھیں تسکین حاصل ہو اور ان کی ہمت بندھے اور ان کے دل اس احساس سے مطمئن ہو جائیں کہ وہ بے یار و مددگار نہیں ہیں بلکہ اللہ کے فرشتے ان کے ساتھ ہیں۔ اگرچہ فرشتے موت کے وقت بھی اہل ایمان کا استقبال کرنے آتے ہیں اور قبر (عالم برزخ) میں بھی وہ ان کی پذیرائی کرتے ہیں اور جس روز قیامت قائم ہوگی اس روز بھی ابتداء حشر سے جنت میں پہنچنے تک وہ برابر ان کے ساتھ لگے رہیں گے لیکن ان کی یہ معیت اسی عالم کے لیے مخصوص نہیں ہے بلکہ اس دنیا میں بھی وہ جاری ہے۔ سلسلہ کلام صاف بتا رہا ہے کہ حق و باطل کی کش مکش میں جس طرح باطل پرستوں کے ساتھی شیاطین و اشرار ہوتے ہیں اسی طرح اہل ایمان کے ساتھی فرشتے ہوا کرتے ہیں۔ ایک طرف باطل پرستوں کو ان کے ساتھی ان کے کرتوت خوش نمائنا کر دکھاتے ہیں اور انھیں یقین دلاتے ہیں کہ حق کو نچا دکھانے کے لیے جو ظلم و ستم اور بے ایمانیاں تم کر رہے ہو یہی تمہاری کامیابی کے ذرائع ہیں اور انھی سے دنیا میں تمہاری سرداری محفوظ رہے گی۔ دوسری طرف حق پرستوں کے پاس اللہ کے فرشتے آ کر وہ پیغام دیتے ہیں جو آگے کے فقروں میں ارشاد ہو رہا ہے۔

یہ بڑے جامع الفاظ ہیں جو دنیا سے لے کر آخرت تک ہر مرحلے میں اہل ایمان کے لیے تسکین کا ایک نیا مضمون اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اس دنیا میں فرشتوں کی اس تلقین کا مطلب یہ ہے کہ باطل کی طاقتیں خواہ کتنی ہی بالادست اور چیرہ دست ہوں ان سے ہرگز خوف زدہ نہ ہو اور حق پرستی کی وجہ سے جو تکلیفیں اور محرومیاں بھی تمہیں سہنی پڑیں ان پر کوئی رنج نہ کرو کیونکہ آگے تمہارے لیے وہ کچھ ہے جس کے مقابلے میں دنیا کی ہر نعمت ہیچ ہے۔ یہی کلمات جب موت کے وقت فرشتے کہتے ہیں تو ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آگے جس منزل کی طرف تم جا رہے ہو وہاں تمہارے لیے کسی خوف کا مقام نہیں ہے کیونکہ وہاں جنت تمہاری منتظر ہے اور دنیا میں جن کو تم چھوڑ کر جا رہے ہو ان کے لیے تمہیں رنجیدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں کیوں کہ یہاں ہم

تمہارے ولی و رفیق ہیں۔ عالم برزخ اور میدانِ حشر میں جب فرشتے یہی کلمات کہیں گے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ یہاں تمہارے لیے چین ہی چین ہے، دنیا کی زندگی میں جو حالات تم پر گزرے ان کا غم نہ کرو اور آخرت میں جو کچھ پیش آنے والا ہے اس کا خوف نہ کھاؤ، اس لیے کہ ہم تمہیں اُس جنت کی بشارت دے رہے ہیں جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا رہا ہے۔ (تفہیم القرآن ج ۴، ص ۴۵۴-۴۵۶)

### فرشتوں کا دعا گو ہونا

هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَةُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ ط  
وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلَامٌ وَّ اَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا  
كَرِيْمًا ۝ (الاحزاب ۴۳: ۴۳-۴۴) وہی ہے جو تم پر رحمت فرماتا ہے اور اس کے  
ملائکہ تمہارے لیے دُعاے رحمت کرتے ہیں تاکہ وہ تمہیں تاریکیوں سے روشنی میں  
نکال لائے، وہ مومنوں پر بہت مہربان ہے۔ جس روز وہ اس سے ملیں گے اُن کا  
استقبال سلام سے ہوگا اور اُن کے لیے اللہ نے بڑا باعزت اجر فراہم کر رکھا ہے۔

اس سے مقصود مسلمانوں کو یہ احساس دلانا ہے کہ کفار و منافقین کی ساری جلن اور کڑھن اُس رحمت ہی کی وجہ سے ہے جو اللہ کے اس رسول کی بدولت تمہارے اوپر ہوئی ہے۔ اُسی کے ذریعے سے ایمان کی دولت تمہیں نصیب ہوئی، کفر و جاہلیت کی تاریکیوں سے نکل کر اسلام کی روشنی میں آئے، اور تمہارے اندر یہ بلند اخلاقی و اجتماعی اوصاف پیدا ہوئے جن کے باعث تم علانیہ دوسروں سے برتر نظر آتے ہو۔ اسی کا غصہ ہے جو حاسد لوگ اللہ کے رسول پر نکال رہے ہیں۔ اس حالت میں کوئی ایسا رویہ اختیار نہ کر بیٹھنا جس سے تم خدا کی اس رحمت سے محروم ہو جاؤ۔ صلوة کا لفظ جب علی کے جیلے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے حق میں استعمال ہوتا ہے تو اس کے معنی رحمت، مہربانی اور شفقت کے ہوتے ہیں۔ اور جب ملائکہ کی طرف سے انسانوں کے حق میں استعمال ہوتا ہے تو اس کے معنی دُعاے رحمت کے ہوتے ہیں، یعنی ملائکہ انسانوں کے حق میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں کہ تو ان پر فضل فرما اور اپنی عنایات سے انہیں سرفراز کر۔

ایک مفہوم يُصَلِّي عَلَيْكُمْ کا یہ بھی ہے کہ یشیع عنکم الذکر الجمیل فی عباد اللہ، یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے بندوں کے درمیان نام وری عطا فرماتا ہے اور تمہیں اس درجے کو پہنچا دیتا ہے کہ خلقِ خدا تمہاری تعریف کرنے لگتی ہے اور ملائکہ تمہاری مدح و ثنا کے چرچے کرتے ہیں۔

اصل الفاظ ہیں: تَجِئْتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ، ”ان کا تحیہ اس سے ملاقات کے روز سلام ہوگا۔“ اس کے تین مطلب ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ خود السلام علیکم کے ساتھ ان کا استقبال فرمائے گا، جیسا کہ سورہ لیس میں فرمایا: سَلِّمْ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَجِيمٍ (۵۸:۳۶)۔ دوسرے یہ کہ ملائکہ ان کو سلام کریں گے، جیسے سورہ نحل میں ارشاد ہوا: الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُم الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ، ”جن لوگوں کی روحیں ملائکہ اس حالت میں قبض کریں گے کہ وہ پاکیزہ لوگ تھے اُن سے وہ کہیں گے کہ سلامتی ہو تم پر داخل ہو جاؤ جنت میں اپنے اُن نیک اعمال کی بدولت جو تم دنیا میں کرتے تھے“ (۳۲:۱۶)۔ تیسرے یہ کہ وہ خود آپس میں ایک دوسرے کو سلام کریں گے، جیسے سورہ یونس میں فرمایا: دَعَوْهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ وَاِجْرُدْهُمْ اِنِ الْكٰفِرِيْنَ اَنْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، ”وہاں ان کی صدا یہ ہوگی کہ خدایا، پاک ہے تیری ذات ان کا تحیہ ہوگا سلام اور اُن کی تان ٹوٹے گی اس بات پر کہ ساری تعریف اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے“ (۱۰:۱۰)۔ (ایضاً“ ص ۱۰۴-۱۰۵)

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ اٰمَنُوا (المومن ۷:۴۰) عرش الہی کے حامل فرشتے اور وہ جو عرش کے گرد و پیش حاضر رہتے ہیں سب اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کر رہے ہیں۔ وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان لانے والوں کے حق میں دُعاے مغفرت کرتے ہیں۔

یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی تسلی کے لیے ارشاد ہوئی ہے۔ وہ اس وقت کفار مکہ کی زبان درازیاں اور چیرہ دستیاں اور ان کے مقابلے میں اپنی بے بسی دیکھ دیکھ کر سخت دل شکستہ ہو رہے تھے۔ اس پر فرمایا گیا کہ ان گھٹیا اور ذلیل لوگوں کی باتوں پر تم رنجیدہ کیوں ہوتے

ہو تمھارا مرتبہ تو وہ ہے کہ عرش الہی کے حامل فرشتے اور عرش کے گرد و پیش حاضر رہنے والے ملائکہ تک تمھارے حامی ہیں اور تمھارے حق میں اللہ تعالیٰ کے حضور سفارشیں کر رہے ہیں۔ عام فرشتوں کے بجائے عرش الہی کے حامل اور اس کے گرد و پیش حاضر رہنے والے فرشتوں کا ذکر یہ تصور دلانے کے لیے کیا گیا ہے کہ سلطنت خداوندی کے عام اہل کار تو درکنار وہ ملائکہ مقربین بھی جو اس سلطنت کے ستون ہیں اور جنھیں فرماں رواے کائنات کے ہاں قرب کا مقام حاصل ہے، تمھارے ساتھ گہری دل چسپی و ہمدردی رکھتے ہیں۔ پھر یہ جو فرمایا گیا کہ یہ ملائکہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان لانے والوں کے حق میں دعائے مغفرت کرتے ہیں، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایمان کا رشتہ ہی وہ اصل رشتہ ہے جس نے عرشوں اور فرشتوں کو ملا کر ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے اور اسی تعلق کی وجہ سے عرش کے قریب رہنے والے فرشتوں کو زمین پر بسنے والے ان خاکی انسانوں سے دل چسپی پیدا ہوئی ہے جو انھی کی طرح اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ فرشتوں کے اللہ پر ایمان رکھنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ کفر کر سکتے تھے، مگر انھوں نے اسے چھوڑ کر ایمان اختیار کیا، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ وحدہ لا شریک ہی کا اقتدار مانتے ہیں کوئی دوسری ہستی ایسی نہیں ہے جو انھیں حکم دینے والی ہو اور وہ اس کے آگے سر اطاعت جھکاتے ہوں۔ یہی مسلک جب ایمان لانے والے انسانوں نے بھی اختیار کر لیا تو اتنے بڑے اختلاف جنس اور بعد مقام کے باوجود ان کے اور فرشتوں کے درمیان ہم مشربلی کا مضبوط تعلق قائم ہو گیا۔ (ایضاً، ص ۳۹۴)

## ہر ماہ کا ترجمان القرآن

www.tarjumanulquran.org

پر کسی اداگی کے بغیر ساری دنیا میں کسی بھی جگہ دیکھا جاسکتا ہے۔ گذشتہ شمارے بھی موجود ہوتے ہیں۔

ضرور دیکھیے، احباب کو توجہ دلائیے

رامے اور مشورے سے آگاہ کیجیے

(ادارہ)